بزم جانثاران مصطفیٰ ﷺ

عبدالرزاق ظہیر

والسابقون الاولون من المهجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدلھم جنت تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذالک الفوز العظیم (التوبۃ)

اور سبقت کرنے والے، پہلے ہجرت کرنیوالے اور مدد کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی پیروی کی نیکی کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور تیار کئے ان کیلئے باغات جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ عظیم کامیابی ہے۔

اللہ رب العزت نے جب سے انسانیت کو وجود بخشا اسی وقت سے اس کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے انبیاء ورسل کا سلسلہ شروع فرمایا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش پیغمبر اسی حکمت کے تحت اس دنیا میں تشریف لائے۔ اور سب کے آخر پر خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ کی شریعت کو باقی انبیاء کی شریعتوں کے برعکس قیامت تک جاری وساری رکھنا تھا۔ اس لئے آپ کی شریعت کو باقی رکھنے کیلئے کچھ اس طرح کے انتظامات کئے گئے جو باقی پیغمبروں کی شریعتوں کیلئے نہیں کئے گئے۔

رحمت کائنات کے قلب اطہر پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اٹھائی اور فرمایا:

> جیسے رفقاء امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تھے ایسے ساتھی اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی عطا نہیں فرمائے

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔

کہ بیشک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جب کہ قرآن حکیم سے قبل کسی آسمانی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے نہیں لی۔ پھر رسول عربی ﷺ کو تلامذہ اور ساتھی ایسے تابع فرماں اور اتنے شریعت کے شیدائی اور تن من دھن دین پہ قربان کرنے والے میسر کئے کہ کسی سابقہ نبی کو بھی اس طرح کے اصحاب میسر نہیں آئے۔ اور پھر آپ کے صحابہ کو رب العالمین نے وہ مقام دیا جو کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔ کہ ہم دن رات اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں اور یہی چاہتے ہیں کہ ہمارا رب ہم پر کسی طرح راضی ہو جائے اس لئے کہ ورضوان من اللہ اکبر۔ اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اصحاب پیغمبر کو دنیا کے اندر ہی اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ اور یہی پہ بس نہیں بلکہ فرمایا جو صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلے گا میں اسے بھی اپنی رضا کا سزاوار ٹھہراؤں گا۔

پھر لسان نبوت سے بھی اعلان ہوا جس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے۔ وما ینطق عن الھوای ○ ان ھو الاوحی

> بدقسمت ہیں وہ لوگ جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین پر تبرا کرتے ہیں ان کے خلاف زبان طعن دراز کرتے ہیں

یوحیٰ O۔(النجم)

اور نہیں وہ نبیؐ اکرم بولتا اپنی مرضی سے نہیں ہوتی وہ مگر وحی جو بھیجی جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا:

لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی

(جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی۔ جلد ٤ صفحہ ٣٥٨ کتاب المناقب باب ماجاء فی فضل من رای النبی وصحبہ)

کہ جس آدمی نے اسلام کی حالت میں مجھ کو دیکھ لیا یا مجھے دیکھنے والے صحابہ کو دیکھ لیا اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔(جہنم میں نہیں جائے گا)

بدقسمت اور بدبخت ہیں وہ لوگ جو صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں ان کو برا کہتے ہیں ان پر ارتداد کے فتوے لگاتے ہیں ہمارا یقین ہے جس کو نبی نے ایک دفعہ جنت کی بشارت دے دی پوری کائنات مل کر بھی اس کی شان کو پست نہیں کرسکتی۔اور صحابہ کرام کے آپس کے تعلق کو قرآن نے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اشداء علی الکفار رحماء بینھم (الحجرات)

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اور شیعہ مفسرین نے بھی اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے قیدیان بدر کے متعلق فرمایا کہ جو جس کا رشتہ دار ہے اس کو اس کا رشتہ دار قتل کرے۔ دیکھئے ایسے پکے ایمان والوں کو اشداء علی الکفار کہتے ہیں کہ خدا کی محبت میں اپنے رشتہ و قرابت کا بھی لحاظ نہ تھا۔تفسیر مجمع البیان۔ تفسیر منہج الصادقین)

> ہر مسلمان کا یہ یقین و ایمان ہونا چاہئے کہ جس کو زبان نبوت سے ایک مرتبہ جنت کی بشارت مل گئی سارے جہان کی مخالفت بھی اس کی عظمت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی

اور لقد رضی اللہ عن المومنین۔ کی تفسیر میں علامہ فیض اللہ محسن کاشانی نے لکھا ہے کہ نبی نے فرمایا کہ ان مومنوں میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی کیونکہ حق تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا ہے۔

> حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنھما دونوں عادل و منصف تھے حق پر ہی زندگی گزاری اور حق پر ہی دنیا سے تشریف لے گئے قیامت کے دن دونوں پر رحمت ہو۔

اس سے بڑھ کر ان کی شان کیا ہوسکتی ہے؟

کہ ان کے ایمان کو ہمارے ایمان کیلئے کسوٹی اور معیار قرار دیا گیا ہے۔قولہ تعالیٰ فان آمنوا بمثل ماآمنتم بہ فقداھتدوا۔ (البقرہ)

پس اگر وہ اس طرح ایمان لیکر آئیں جس طرح تم ایمان لیکر آئے تو تحقیق وہ راہ پا گئے۔

لیکن افسوس صد افسوس اور حیرت در حیرت کہ جن کا ایمان ہمارے لئے کسوٹی ہے ہم اپنی محافل ماتم اور مجالس عزا کے اندر ان کے ایمان کی نفی کرتے ہیں۔ان پر کیچڑ اچھالتے ہیں لیکن کبھی ہم نے غور بھی کیا ہے کہ اگر ان کا وجود نہ ہوتا تو نہ جانے ہم آج مسلمان بھی ہوتے کہ نہ ہوتے۔

ہماری حالت یہ ہے کہ تپتی ہوئی دوپہر میں جس درخت کے سائے میں ہم راحت کیلئے بیٹھتے ہیں اسی درخت کو کاٹنے کیلئے ہلکان ہو رہے ہیں لیکن اس طرح کیا ان کی شان میں کوئی فرق آجائے گا کیا چاند پر تھوکنے سے چاند گندا ہوجاتا ہے۔

عواء الکلب لا یضر البدر
کتے کا بھونکنا چاند کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ(الجامع البخاری۔ کتاب المناقب جلد اول ص ٥١٧)

میرے صحابہ کو برا نہ کہو اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ برابر سونا بھی خرچ کردے تو ان کے ایک مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی نصف مد کو پہنچ سکتا ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ایک دفعہ آپؐ احد پہاڑ پر چڑھے ومعه ابوبکر و عمر وعثمان فرما رہے تھے۔ حضرت ابوبکر نے سوال کیا هل یدعی منها کلها احد یا رسول الله فقال نعم وارجوا ان

اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایران کو فتح نہ کرتے تو عمر فاروق پر کیچڑ اچھالنے والے ''شُہدے'' آج بھی کسی دہقان کے کتوں کی رکھوالی کر رہے ہوتے

فرجعت فقال أسكن احد اظنه ضربه برجله فليس عليك الا نبی وصدیق وشهیدان (الجامع البخاری کتاب المناقب جلد اول صٓ ٥٢٣)

اور ابوبکر وعثمان بھی آپ کے ساتھ تھے تو اس پہاڑ نے حرکت کی تو آپ نے فرمایا ''اُحد'' ٹھہر جا (راوی کا خیال ہے کہ آپ نے اس کو پاؤں سے ٹھوکر ماری) پس نہیں ہے تجھ پر مگر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید۔

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھنے والے نے پوچھا ای الناس احب الیک؟ قال عائشة کہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے فرمایا عائشہ اس نے کہا من الرجال مردوں میں سے کون ہے تو آپؐ نے فرمایا ابوھا عائشہ صدیقہ کا باپ ابوبکر صدیق ہے۔

الجامع البخاری کتاب المناقب جلد اول ص ٥١٧)

ایک دفعہ آپ جنت کے دروازوں کا تذکرہ

تکون منهم یا ابا بکر (الجامع البخاری کتاب المناقب جلد اول ص ٥١٧)

کیا کسی کو جنت کے تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا تو آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ اے ابوبکر تو ان میں سے ہے۔

اور فاروق اعظم وہ ہیں جن کا تذکرہ ماینطق عن الهوی کی زبان سے اس طرح ہوا۔ والذی نفسی بیده ما لقیک الشیطان سالکا فجا الاسلک فجا غیر فجک (الجامع البخاری کتاب المناقب جلد اول ص ٥٢٠)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر شیطان کا کہیں راستے میں تم سے آمنا سامنا ہو جائے تو وہ رستہ تبدیل کر لیتا ہے۔

جامع ترمذی کی ایک روایت میں آپ نے فرمایا کہ لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب اگر میرے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش ہوتی تو عمر بن خطابؓ نبی ہوتے۔

آج حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کا نام لیکر خلفاء ثلاثہ پر طعن و تشنیع کے نشتر چھوڑنے والو اگر قرآن وحدیث پر تم کو یقین نہیں آیا تو اپنے آئمہ اور خاص کر امام معصوم حضرت علیؓ کی زبان سے سن لو۔

انہی کی محفل سنوارتا ہوں
چراغ میرا ہے رات ان کی
انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں
زبان میری ہے بات ان کی

حضرت علیؓ کا فرمان ہے:

فرمایا بیشک ابوبکر چار باتوں کی طرف سبقت لے گئے جو مجھے حاصل نہیں انہوں نے مجھ سے پہلے اسلام آشکار کیا، مجھ سے پہلے ہجرت کی، نبی کے یار غار ہوئے نماز قائم کی جب کہ میں گھروں میں تھا وہ اپنا اسلام ظاہر کر رہے تھے اور میں چھپاتا تھا۔ (فیض الاسلام ''علی المرتضی نمبر'' ١٩٥) بحواله مقام صحابه ص ٣٦)

نگاہ یار جسے آشنائے راز کرے
وہ اپنی خوبی قسمت پر کیوں نہ ناز کرے

تمہارے امام جعفر صادق نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ دونوں (ابوبکر وعمر) عادل اور منصف تھے۔ حق پر ہی زندگی گزاری اور حق ہی پر دنیا سے تشریف لے گئے قیامت والے دن دونوں پر رحمت ہو۔ (ترجمہ احقاق الحق ص ١٦)

آج تم اپنی ماتم کی محفلوں کے اندر ابوبکر وعمر عثمانؓ کو برا کہتے ہو کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے خلافت چھین لی تھی ذرا جس سے چھینی ہے اس سے تو پوچھ کر دیکھو۔

اپنے مفسرین سے پوچھو کہ نبی اکرمؐ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہؓ ایک دن غمگین بیٹھی تھیں نبی علیہ السلام نے ان کو غمگین دیکھ کر فرمایا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں کہ میرے مرنے کے بعد میرے جانشین ابوبکر ہوں گے ان کے بعد تمہارے باپ عمران کے جانشین ہوں گے۔ یہ سن کر حضرت حفصہ نے پوچھا یارسول اللہ آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا مجھے میرے اللہ علیم خبیر نے بتایا ہے۔

(تفسیر قمی ص۳۵۴،تفسیر ہانی ص۵۲۳،تفسیر مجمع البیان ص۳۱۴)

لیکن تم نے

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

پوچھو اپنے عالی شیعہ مؤرخ ابن جریر طبری سے حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ علی اپنے گھر میں تھے کسی نے آکر کہا کہ ابوبکر بیعت کیلئے مسجد میں بیٹھ گئے ہیں وہ فوراً محض قمیص پہنے بغیر چادر اور ازار کے اس خوف سے کہ ان کو بیعت کرنے میں دیر نہ ہو جائے گھر سے مسجد آئے۔ اور پھر ابوبکر کے پاس بیٹھ گئے اور اب کسی کو بھیج کو انہوں نے گھر سے کپڑے منگوائے اور وہیں بیٹھے رہے۔

(طبری جلد اول حصہ سوم ص۵۹۱ طبع دکن)

آج اس فاروق اعظم پر کیچڑ اچھالتے ہو اگر وہ ایران کو فتح نہ کرتے تو مجوس کو روشنی اسلام نصیب نہ ہوتی۔ آج فاروق کو گالیاں دینے والے بازاری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص (عثمان رضی اللہ عنہ) سے کیوں حیا نہ کروں؟ جس سے آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

قسم کے شُہدے آج بھی کسی دہقان کے کتوں کی رکھوالی پر مامور ہوتے شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

اگر معاذاللہ تمہارے بقول عمر طاغوت تھا (مقبول قرآن امامیہ ص۵۵۱) شیطان، تھا تو تمہارے امام معصوم حضرت علی پر یہ فرض تھا کہ مرجاتے ان کو لڑکی کا رشتہ نہ دیتے۔ ایک طرف تکفیر کے فتوے لگائے اور دوسری طرف کہتے ہو کہ حضرت علی نے ان کو لڑکی دی تھی کیا کبھی کسی نے دشمن کو بھی لڑکی کا رشتہ دیا ہے۔ تم جیسے دو ٹکے کے آدمی سے کوئی ایک انچ زمین نہیں چھین سکتا۔ کیا حضرت علی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عثمانؓ تجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا شرف عطا فرمایا ہے جو کسی دوسرے کو نہیں ملا، کہ تیرے نکاح میں پیغمبر کائنات ﷺ نے اپنی دو بیٹیاں دی ہیں

اتنے کمزور تھے کہ ان سے کوئی لڑکی چھین کر لے گیا۔

اسی لئے کہنے والے نے کہا ہے"کسی مقدس انقلابی تحریک کی صورت اس طرح نہیں بگاڑی گئی جس طرح شیعہ نے حسینؓ کی تحریک کا حلیہ محبت حسین کے ذریعے بگاڑا ہے"۔ (اصلاح شیعہ ص ۱۸۳)

اب حضرت عمر کی خلافت کے متعلق حضرت علی کا فرمان بھی سن لو نہج البلاغہ کا مصنف لکھتا ہے پھر جب ابوبکر کا وقت آخر آیا تو انہوں نے عمر کو بلایا اور خلافت ان کے سپرد کی ہم نے ان کی بات مانی اطاعت کی بیعت سے انکار نہ کیا اور خیرخواہی کے وطیرے پر قائم رہے عمر کی سیرت بھی پسندیدہ تھی اور وہ عمر بھر اقبال مند رہے۔ (نہج البلاغہ مترجم رئیس احمد جعفری اقتباس از خط ۸۸۰ تا ۸۸۵)

اور" من لا یحضرہ الفقیہ" کے باب الاذان میں لکھا ہے کہ جو اذان میں علیؓ کو ولی اللہ اور وصی رسول اللہ اور خلیفہ بلافصل ہونے کا اعلان کرتے ہیں ان کے یہ الفاظ جزو ایمان نہیں جو انہیں جزو ایمان سمجھ کر کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

آج اس عثمان پر کیچڑ اچھالتے ہو جس کے متعلق نبی نے فرمایا الا استحی من رجل تستحی منه الملائكة میں اس آدمی سے حیا کیوں نہ کروں جس سے آسمانوں کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں لیکن یہ بے حیا لوگ یہود کے چمچے اور اسلام کے دشمن جس طرح کہ الفاظ ان کے متعلق کہتے ہیں ان کو نوک قلم پر لانا ممکن نہیں۔ ان کی شان پوچھنی ہو تو حضرت علیؓ

سے پوچھو کہ سبائیوں نے ان کو بھیجا کہ حضرت عثمانؓ کو جا کر سمجھاؤ۔ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ میں تم کو کیا سمجھاؤں انک لتعلم ما نعلم جو ہم جانتے ہیں آپ ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔

آپ ہم سے بھی زیادہ جانتے ہیں پھر کہا ابو بکر و عمر بھی نبی اکرمؐ کی صحبت میں بیٹھے لیکن ایک شرف تجھ کو حاصل ہوا جو ان کو حاصل نہ ہوا و نلت من صھرہ ما لم ینالا۔ تم کو نبی نے دو بیٹیاں دیں کائنات میں کسی اور کو دو نہیں دیں (نہج البلاغہ ص ۲۳۴)

میری بیعت بھی ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابو بکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم کی بیعت کی تھی۔ اور اسی شرط پر جس شرط پر ان کی بیعت کی تھی۔

اپنے بیٹے حسن کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت علی نے فرمایا فقد نظرت فی اعمالھم وفکرت فی اخبارھم وسرت فی آثارھم حتی عدت کاحدھم (نہج البلاغہ جلد دوم)

تحقیق میں نے ان کے اعمال کو دیکھا ان کی خبروں میں غور و فکر کیا اور ان کے نقش قدم پہ چلا حتیٰ کہ میں بھی ان جیسا خلیفہ ہوا۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

خلفاء ثلاثہ کو برا کہنے والو حضرت علیؓ کے اس فرمان کو بار بار پڑھو کہ میں ان کے نقش قدم پر چلا شاید کہ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت کی راہ پہ گامزن کر دے۔

اگر یہ لوگ حق پر نہ تھے ان کی خلافت صحیح نہ تھی تو حضرت علی ان کے نقش قدم پر کیوں چلے آج کوئی معمولی آدمی اپنے دشمن کو دیکھ کر رستہ تبدیل کر لیتا ہے حضرت علی ان کے فوت ہو جانے کے بعد بھی ان کے نقش قدم پر کیوں چلے؟

جب کہ شیعہ تو حضرت علی کا یہ فرمان بھی نقل کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر ساتوں جہاں اور جو ان کے آسمانوں کے نیچے ہے مجھے اس خاطر دیئے جائیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے میں ایک چیونٹی کے منہ سے جو کا دانہ چھین لوں تو ہرگز ایسا نہ کروں گا تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک اس پتے سے بھی کمتر جو ایک ٹڈی کے منہ میں ہو اور وہ اسے چبا رہی ہو۔ (نہج البلاغۃ ص ۲۱۸)

اگر خلفاء ثلاثہ کی خلافت درست نہ تھی تو یہ کبھی ہو سکتا ہی نہیں تھا کہ حضرت علی جیسا آدمی ان کی اطاعت کرتا اور ان کے نقش قدم پہ چلتا۔

حقیقی بات یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کا آپس کے اندر کوئی بغض نہیں تھا۔ وہ تو ایک دوسرے کیلئے محبت وخلوص کے پیکر تھے کہ:

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
بوبکر و عمر عثمان و علی
بامرتبہ ہیں یاران نبی
ہے فرق مراتب ان چاروں میں

کسی صحابی کو برا کہنے والے کے عذاب کے متعلق تفسیر حسن عسکری کا مصنف لکھتا ہے جو شخص آل محمد یا صحابہ اکرام یا ان کے کسی فرد سے بغض رکھتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ اتنا سخت عذاب دیں گے کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب ہی کو ہلاک کر ڈالے۔ (تفسیر حسن عسکری ص ۱۹۶)

ہمارے نزدیک تمام صحابہ محترم و مکرم ہیں ہماری آنکھوں کے تارے ہیں رب کے پیارے ہیں دین کے پھیلانے والے ہیں جنت پانے والے ہیں لوگوں کو صراط مستقیم دکھانے والے ہیں جو ان میں سے کسی ایک کو برا کہتا ہے اس کا ایمان سلامت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرام سے محبت کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

گھر کا مالک ہمیں رہنے نہیں دے گا

ایک دن حضرت ابوذر غفاریؓ کے گھر میں ایک شخص داخل ہوا۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو گھر میں کوئی سامان دکھائی نہ دیا۔ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا اے ابوذر! آپ کا سامان کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا ہمارا ایک دوسری جگہ گھر ہے۔ اچھا سامان ہم وہاں بھیج دیتے ہیں۔ وہ شخص آپ کی مراد سمجھ گیا اور کہنے لگا اے ابوذرؓ جب تک آپ اس گھر میں ہیں یہاں رہنے کیلئے بھی تو کچھ سامان آپ کے پاس ہونا چاہئے آپ نے یہ سن کر فرمایا: گھر کا اصل مالک ہمیں یہاں رہنے نہیں دے گا۔

اسی طرح ایک مرتبہ شام کے گورنر نے آپؓ کی خدمت میں تین سو دینار بھیجے اور پیغام دیا کہ آپ یہ رقم اپنی کسی ضرورت میں استعمال کر لیں۔ آپ نے بڑی بے نیازی سے دینار واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے اپنے علاقہ میں مجھ سے زیادہ کوئی مفلوک الحال نظر نہیں آیا۔